کر جمہوری حق مل گیا۔

جب تک مہاتما گاندھی رہے، مولانا آزاد رہے، پنڈت جواہر لال کی موجودگی میں یہ ملک جیسے تیسے جمہوری لائن پر ٹھیک سے چلتا رہا۔ آزادی کی تحریک چلانے والے رہنما زندہ تھے اس لئے انھیں آزادی اور جمہوریت کی قدروں کا علم تھا اور پھر ان میں خلوص، ایثار اور جذبۂ قربانی تھا ان کے سامنے ملک کی خدمت اور ملک میں رہنے والے تمام باشندوں کو ان کی ضروریاتِ زندگی کو ان تک بآسانی پہنچانے کا عزم مصمم تھا۔ اس لئے آزادی کے شروع دنوں میں کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جس سے اس ملک اور ملک کے عوام کے مستقبل کے بارے میں کسی فکر نے گھیرا ہو۔ مگر جوں جوں آزادی کی تحریک کے صفِ اول کے رہنما وفات پاتے گئے ملک میں ابتری کے اثرات سامنے آنے لگے اور آج جبکہ آزادی کے پچاس سال پورے ہونے کو ہیں ملک کے موجودہ سیاسی راہنماؤں نے ملک کو وہاں پہنچا دیا ہے جس کو دیکھ کر ہر محب الوطن کو دکھ و صدمہ ہے اور وہ ملک کے مستقبل کی طرف سے فکر و تشویش میں مبتلا ہے۔ حوالہ کانڈ میں کتنے ہی وزیر و لیڈرانِ ملک کے نام اخبارات کے سامنے عوام کے سامنے آچکے ہیں اور ان کے پاس سے جو سامان و رقم برآمد ہوئی یا ہو رہی ہے اسے سن کر بھی کسی طلسمی دنیا کی کہانیوں کی یاد دماغ میں کوند جاتی ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپوں کے اسکنڈل جب سنے اور اخبارات میں پڑھے جاتے ہیں تو عجیب سے دل و دماغ پر کیفیت ہوتی ہے۔ کیا اسی کے لئے آزادی کی تحریک چلائی گئی تھی۔ آزادی کی تحریک کے صفِ اول کے قائدین کو اگر ذرا بھی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ آزادی کی حصولیابی کے بعد مفاد پرست لوگ ملک کو اس طرح لوٹ کھسوٹیں گے تو وہ قطعاً تحریک آزادی کے لئے

اپنی جانوں پر کھیل کر آگے نہ آتے بلکہ خاموش کسی گوشے میں چھپ کر بیٹھ جاتے۔

ملک کے آئین ساز اداروں میں اس کے اراکین کا جو برتاؤ و سلوک ہے اسے ۱۹۹۷ء کے جنوری ماہ میں ہندوستان کے عوام نے ملک کے ایک صوبہ راجستھان اسمبلی میں اخبارات کے ذریعہ دیکھا ـــ ذیل میں ہم اخبار روزنامہ "نو بھارت ٹائمس مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۹۷ء کی ایک خبر کو من وعن قارئین کے ملاحظہ کے لئے شائع کر رہے ہیں: "راجستھان اسمبلی میں پیر کو ریکارڈ توڑ ہنگامے کا منظر دیکھنے کو ملا۔ ممبران اسمبلی کے درمیان میں ہاتھا پائی تو ہوئی ہی صوبائی گورنر کے ساتھ بھی دھکا مکی ہوئی بلکہ ممبران نے گورنر کو اپنی تقریر پڑھنے کے لئے بزور طاقت روک بھی دیا۔ اور انھیں اسمبلی ہال چھوڑنے پر مجبور کر دیا اتنا ہی نہیں حزب اختلاف کے ممبران نے ایک سیکورٹی گارڈ کی پٹائی کی اور اس کی پینٹ اتار دی ـــ یہ سب تقریباً پون گھنٹہ تک ہوتا رہا اسمبلی کی تاریخ میں یہ پہلا تاریکی والا ریکارڈ ہے سیکورٹی گارڈ اور ممبران کے بیچ جھڑپ بھاری شور و شرابہ توڑ پھوڑ اس وقت رکی جب اسپیکر نے اجلاس کی کاروائی تیس منٹ تک روکنے کے بعد پھر دوسرے دن تک کے لئے ملتوی کر دی ـــ بعض ممبران اسمبلی سیکورٹی گارڈوں کی گھیرا بندی کو توڑتے ہوئے کمانڈوں کی طرح مائک کے پاس پہنچ گئے اور گورنر کے لئے لگائی گئی لائٹ کو اکھاڑ کر ہال میں پھینک دیا"

ہماری شرافت انسانیت تہذیب کا مذکورہ بالا نمونہ جب باہر کے ملک کا کوئی شخص دیکھ رہا ہوگا تو اس پر کیا بیت رہی ہوگی اور وہ ہمارے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا اس کا ہمارے بارے میں کیا خیال بنا ہوگا یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔ لیکن یہ بات ضرور نوٹ کر لیجئے گا کہ جتنی دیر بھی یہ ہنگامہ دھکا مکی، شور و شرابہ، مارپیٹ چلتی رہی اتنی دیر تک عوام کے خون پسینے کی کمائی سے وصول ٹیکس وغیرہ کی رقم اس پر خرچ ہوتی رہی یعنی آپ باور کریں کہ اسمبلی کی کارروائی جب چلتی ہے تو اس پر منٹ و گھنٹہ میں کتنا خرچ آتا ہے

اسے بس کر ہی اپنی قسمت پر رونا ہی آئے گا۔ ایک ممبر اسمبلی کے ٹھاٹ باٹ، دفتر و رہائش، الاؤنس، بھتے وغیرہ کے اخراجات کہاں سے ادا ہوتے ہیں؟ یہ عوام ہی کے جیبوں کے تو پیسے ہیں اور جب عوام کو یہ پتہ چلتا ہے کہ ملک کے روپے پیسے کو اس طرح سے خرچ کیا جاتا ہے۔ تو کیسے نہ تکلیف ہوگی یہ دیکھ کر اور سن کر۔ آج ہمارے موجودہ سیاسی راہنماؤں نے ملک کو اس جگہ لا کھڑا کیا ہے جہاں عوام مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں غریب عوام کو ایک وقت کی روٹی کے حصول کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں یہ صرف وہ ہی جانتے ہیں۔ کوٹھیوں کے ایئر کنڈیشنڈ میں بیٹھ کر سیاسی راہنماؤں کو اس کا کیا احساس ہوگا۔ ان کی بلا سے عوام جائیں بھاڑ میں، ان کے عیش و آرام اور لوٹ کھسوٹ میں کمی نہ آنے پائے یہ ہی ان بعض سیاسی راہنماؤں کا کردار و عمل بنتا جا رہا ہے جسے دیکھ کر ہر ہندوستانی فکر و تشویش میں بجا طور پر مبتلا ہے۔

ابھی حال ہی میں ہندوستان کے صوبہ مہاراشٹر کے شہر بمبئی میں دنیا کے مشہور پوپ سنگر مائیکل جیکسن نام کی دھوم دھام رہی، مائیکل جیکسن کی بمبئی میں آمد پر پورا بمبئی جیسے مائیکل جیکسن کی اداؤں پر سر سے فدا ہو گیا۔ بمبئی کا ہر نوجوان لڑکا لڑکی اس پر جاں نثار کرنے پر آمادہ۔ اس کو ٹوٹ کر چاہنے والوں کی تعداد پورے عالم میں بے شمار ہے۔ اس کی ہر ادا ہر چال پر اس بیسویں صدی کی نسل جواں عورتوں مردوں میں مر مٹنے کی جنون کی حد تک جذبہ گھسا ہوا ہے لیکن ابھی تک مائیکل جیکسن کے بارے میں کسی کو یہ بھی وثوق سے معلوم نہیں کہ وہ عورت ہے یا مرد، اس میں مردوں کی بھی ادائیں ہیں اور صنف نازک کی بھی شوخ و چنچل ادائیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں جب مائیکل جیکسن ناچتا یا ناچتی ہے تو اس کا پورا ہی جسم حرکت عمل میں ہوتا ہے کمر کو مٹکانے کی ادا جس پر کیا جوان عورت اور کیا جوان مرد سب ہی دیوانگی کی حد تک فدا